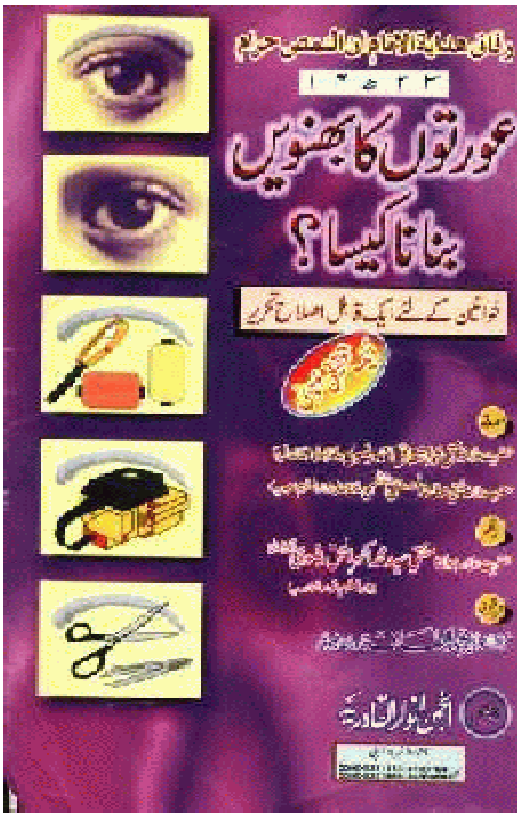

عورتوں کا بھنویں بنانا کیسا؟

سوال [1] کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی عورت اپنے بھنوؤں کے بال اکھیڑے یا نوچے جب کوئی اسے روکے کہ یہ عمل صحیح نہیں تو کہے کہ میں اپنے مرد کی خوشنودی کے لئے ایسا کررہی ہوں تو کیا اس طرح مرد کی خوشی حاصل کرنا صحیح ہے؟

اور زید ایک عالم دین سے وابستہ ہے وہ کہتا ہے کہ مرد کی خوشنودی کے لئے عورت بال موچ لے تو کچھ برائی نہیں ہے بلکہ اس طرح مرد کی فرمانبرداری ہوتی ہے تو کیا اس طرح مرد کی فرمانبرداری کرنے کا شرع میں جواز ہے یا نہیں؟ ازروئے شرع شریف جواب باصواب عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل محمد کمال حسین رضوی متعلم دارالعلوم انوار القادریہ کراچی

الجواب بعون الملک العلام الوھاب منہ الصدق و الصواب

صورت مسئلہ میں تھریڈنگ (بھنویں بنانا) شریعت مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں منع ہے اور حرام ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نپے تلے انداز پر پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

بے شک ہم نے انسان کو اچھی صورت پر پیدا فرمایا۔

تفسیر الطبری ص ۲۹٤ پر ہے اختلف اهل التاویل قوله فقال بعضهم معناه فی اعدل خلق وفی احسن صورۃ اہلِ تاویل نے اس آیت کی تاویل میں اختلاف فرمایا ہے تو بعض نے فرمایا ہے کہ اس کے معنی خلقت میں سب سے زیادہ متوازن اور صورت میں سب سے زیادہ حسین بنتا ہے پھر صاحب طبری نے کثیر روایات ذکر کرنے کے بعد فیصلہ فرمایا کہ بہتر ہے ''فی احسن تقویم'' کو ''فی احسن'' کے معنی میں لیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا فرمایا ہے اس سلسلے میں علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ وصال ۸۰۸ھ نے خوب فرمایا ہے کہ خداوندِ قدوس نے فرمایا کہ ہم نے انسان کو بہترین صورت سانچے میں پیدا فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اعضاء کو معتدل متناسب اور برابر قاعدے کے مطابق پیدا فرمایا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۱۵۲)

اس سلسلے میں علامہ ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی علیہ الرحمۃ مالکی نے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے یعنی موسیٰ بن عیسیٰ ھاشمی اپنی اہلیہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے ایک واقعہ بیان فرمایا ہے یعنی موسیٰ بن عیسیٰ ھاشمی اپنی اہلیہ سے بہت محبت کرتے تھے ایک مرتبہ آپ نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ اگر تو چاند سے زیادہ حسین اور خوبصورت نہیں ہے تو تجھے تین طلاقیں ہیں ان کی بیوی یہ سن کر ان سے پردہ کرنے لگی اور کہا کہ مجھے طلاق ہوگئی چنانچہ جب ان کی بیوی ان سے پردہ کرنے لگی تو آپ کی راتیں کتنا دشوار ہوگئیں جب صبح ہوئی تو خلیفہ منصور تشریف لائے تو ابن العربی نے ان کو اس بات سے آگاہ کیا یہ سن کر منصور نے تمام فقہائے کرام کو طلب کر کے ان کے سامنے یہ مسئلہ پیش کیا تو سوائے ایک فقیہہ کے تمام فقہا نے طلاق واقع ہونے پر اتفاق کیا اختلاف کرنے والے نے یہ کہا کہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوگی اس لئے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم : ہم نے انسان کو سب سے اچھے سانچ میں ڈھالا ہے تو منصور نے کہا کہ ہاں آپ کی بات درست معلوم ہوتی ہے چنانچہ منصور نے اس کی بیوی کو انکشاف سے مطلع کیا، پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین صورت پر پیدا فرمایا ہے اب اس میں تغیرات اور ردبدل اللہ تعالیٰ کو ناگوار ہے جبھی قرآن قرآن پاک میں تغیر و تبدل کی مذمت آئی ہے کہ ولامرنهم فليغيرن خلق الله (النساء آیت ۱۱۹) میں انہیں حکم دوں گا تو وہ ضرور بدل ڈالیں گے اللہ کی خلقت کو، پس یہ شیطان کا دعوٰی ہے کہ وہ لوگوں کو تغیر خلق اللہ پر ابھارے گا اس تغیر خلق خداوندی سے مفسرین کے نزدیک مراد یہ کسی جانور کی کھال کاٹ دینا، کسی کو نامرد کر دینا، عورتوں کا بال کٹانا کر اپنی انوثیت (عورت پن) کو بگاڑ کر مردوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے (عامہ کتب) اس بیان سے کوئی یہ نتیجہ اخذ نہ کرے کہ موںچھیں پست کرنا کیونکر شریعت میں ضروری ہے اور ایسے ہی حج و عمرہ میں حلق و تقصیر کا

حکم کس کے لئے کیونکہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول نے اس کا حکم فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وما اٰتاکم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فا نتهو ا

اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں روکیں باز رہو

تفسیر خازن ج ۱ ص ٦٧٠ پر ہے کہ وهو عام فى كل ما امر به النبى (ﷺ) او نهى عنه ۔

یعنی اس آیت کا حکم عام ہے ہر وہ چیز جس کا حضور (ﷺ) حکم فرمائیں یا جس سے منع فرمائیں چونکہ بھنویں بنانا (ٹھریڈنگ) سے منع فرمایا لہذا (ٹھریڈنگ) بھنویں بنانے سے باز رہنا اور مونچھوں وغیرہ کے بال پست وصاف کرنا لازم وضروری ہے۔

حاشیه محى الدين شيخ زاده ج ۷ ص ١٦٤ پر ہے او جميع ما اٰتاكم به من الشرائع والاحكام فاقبلو فان لايته والا نزلت فى اموال فئى فهى عامته فى جميع ما مار به البى (ﷺ) ونهى عنه یعنی وہ تمام جو تمہیں شروعی احکام رسول اللہ (ﷺ) عا فرمائیں تو وہ قبول کرلو پس یہ آیت اگرچہ اموال فئی (خراج وجزیہ) میں نازل ہوئی ہے مگر وہ عام ہے ہر اس چیز کے بارے میں جس میں حضور (ﷺ) نے حکم فرمایا یا اس سے روکا ہے جو بھنویں بنا کر دیں۔

بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۹ پر ہے کہ لعن عبد الله الواشمات والمتنصمات والمفتلجات للحسن المغيرات خلق الله یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے لعنت کی گودنے والیوں اور نوچنے والیوں اور دانتوں کو خوبصورتی کے لئے بنوانے والیوں پر جو تبدیل کرتی ہیں اللہ عزوجل کی خلقت کو اور صحیح مسلم شریف ج ۲ ص ٢٠٥ پر ہے کہ عن عبد الله قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمنتمصات والمتفلجات للحسن خلق الله قال فبلغ ذالك امراة من بنى اسد يقال لها ام يعقوب وكانت تقر القرآن فاتته فقالت ما حديث بلغنى عنك انك لعنت الواشمات ولمستوشمات والمتنصمات ولمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله فقال عبد الله وما لى لا لعن من لعن رسول الله وهو فى كتاب الله عزوجل فقالت المراة لقدقرات بين لوحى المصحف فما وجدته فقال لئن كنت قرائتيه لقد وجته قال الله عزوجل ما اٰتكم الرسول فخذوه وما نهكم

عنه فا نتهو ا فقالت المراة فانی اری شیئا من هذا علی امراتك الان قال اذهبی فانظری قال فدخلت علی امراة عبد الله فلم تر شیئا فجاء ت الیه فقالت مارایت شیئا فقال اما لو کان ذالك لم نجا معها ۔

یعنی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ پاک نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور بولوں کو نوچنے والیوں اور نچوانے والیوں اور خلقت خدا میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت فرمائی یہ حدیث بنو اسد کی ایک لونڈی تک پہنچی جس کو ام یعقوب کہا جاتا تھا وہ قرآن مجید پڑھتی تھی اس نے حضرت ابن مسعود کے پاس آکر کہا کہ میرے پاس آپ کی یہ کیسی روایت پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور بال نوچنے والیوں اور حسن کے دانتوں کو کشادہ کرنے والی اور اللہ کی خلقت بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی پر لعنت کی ہے۔ حضرت ابن مسعود نے فرمایا مین اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ (ﷺ) نے لعنت کی ہے حالانکہ وہ لعنت اللہ کی کتاب میں ہے اس عورت نے کہا میں نے تو پورا قرآن مجید پڑھا ہے میں نے اس میں یہ لعنت نہ دیکھی حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ جا کر دیکھ لو وہ عورت حضرت ابن مسعود کی زوجہ کے پاس گئی تو وہاں ان میں سے کوئی چیز بھی نہیں دیکھی پھر آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے ان مین سے کوئی چیز نہیں دیکھی حضرت ابن مسعود نے فرمایا اگر وہ ممنوعہ کاموں کو کرتی تو ہم ان سے مجامعت نہ کرتے۔

پس حدیث پاک سے بھی ٹھریڈنگ (بال نوچنا) ممنوع ثابت ہوا جس کی وجہ تو ایذا جسمانی ہے۔اور دوسری وجہ مثلہ ہے یعنی انسانی خدوخال مین تبدیلی لانا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

مثلہ کیا ھے ؟

مثلہ یہ ہے کہ کسی عضو کو اتنا بگاڑ دینا کہ وہ عضو اپنی حالت اور ہیئت پر برقرار نہ رہے یعنی تبدیل ہو جائے جیسا کہ آجکل عورتیں اپنی بھنوؤں کے بالوں کو اکھیڑ کر اپنے آپ کو خوبصورت بناتی ہیں۔

چنانچہ ہم اس سلسلے میں امام اہل سنت مجدد اعظم امام احمد رضا خان محدث بریلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کرتے ہیں جس سے مثلہ مو کے عنوان پر خاطر خواہ روشنی پڑ جاتی ہے اور مسئلہ مبرھن و مدلل ہو کر منصۂ شھود پر جلوہ گر ہو جاتا ہے اور ان لوگوں کا شک وشبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو خواہ مخواہ کسی پر الزام عائد کرتے ہیں یا بدگمان ہوتے ہیں۔

چنانچہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ

عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں من مثل با لشعر فلیس له عند الله خلاق جو بالوں کے ساتھ مثلہ کرے اللہ عزوجل کے یہاں اس کا کچھ حصہ نہیں والعیاذ با لله رب العٰلمین یہ حدیث مثلہ مو میں ہے بالوں کا مثلہ یہی ہے کہ جو کلماتِ آئمہ سے مذکور ہوا ہے کہ عورت سر کے بال منڈوانے یا مرد داڑھی خواہ عورت بھنویں منڈوائیں کما یفعله کفرة الهند فی الحداد یا سیاہ خضاب کرے کمافی المنادی والعزیزی والخفی شروح الجامع الصغیر یہ سب صورتیں مثلہ مو میں داخل ہیں اور یہ سب حرام ہیں (فتاویٰ رضویه شریف جلد نمبر ۱۰ ۱۳۳) اور جب مثلہ یہ ہے کہ بال بھنوؤں کے مونڈ تا تو اس مثلہ سے بچنا لازم ہے کہ حدیث مبارک میں مثلہ کی مذمت وارد ہوئی مزید اس کی ممانعت اور مذمت حدیث پاک سے ذکر کی جاتی ہے چنانچہ احمد و بخاری حضرت عبداللہ بن زید اور احمد و ابوبکر بن شیبہ حضرت زید بن خالد اور طبرانی حضرت ابوایوب بن انصاری (رضی اللہ عنہ) سے راویت ہے کہ نھی رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) عن النھبته و المثلة۔ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لوٹ اور مثلہ سے منع فرمایا۔

اب آلات کو ملاحظہ فرمائیں جن سے تھریڈنگ (بھنوؤں کے) بال نوچے جاتے ہیں اور ایذا سے آنسو بہہ پڑتے ہیں اور ابرو کے اوپر نیچے سوجن واضح نمودار ہو جاتی ہے جس کے ازالے کے لئے کریم کا استعمال وغیرہ بھی کیا جاتا ہے اور تو اور بعض ضعیف العمر خواتین بھی اس مخنثانہ فعل کا ارتکاب کرتی ہیں جو شرعاً بالکل ناجائز طریقہ زینت ہے۔

طریقه تھریڈنگ :۔ (۱) دھاگہ (۲) چمٹی (۳) تھریڈر آلہ

(۱) **دھاگہ** :۔ دھاگہ کے ذریعہ جیسا کہ آج کل عام طور پر کیا جاتا ہے کہ خاص دھاگے سے بھنوؤں کے بالوں کو ایک رگڑ سے نوچا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ بال رگڑ کی وجہ سے بھنوؤں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بھنوؤں کے بالوں کو باریک کر دیا جاتا ہے اور حسبِ ضرورت خواتین اسے اپنی خوبصورتی کے لئے موٹا یا باریک کرتی رہتی ہیں۔ اس عمل سے جو کہ بالوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے، بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔

(۲) **چمٹی** :۔ چمٹی کے ذریعے سے بھی بالوں کو نوچا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی حسبِ ضرورت خوبصورتی کے لئے باریک یا موٹی بھنویں بنائی جاتی ہیں اس طرح چمٹی کے ذریعے بال اکھیڑ کر اپنے لئے ایذا کا سامان کیا جاتا ہے۔

(۳) **تھریڈ آله**:۔ اسی طرح ایک آلہ (ٹھریڈر) بھی دستیاب ہے جس کے ذریعے سے بالوں کو جلایا

نوچا جاتا ہے۔

اس دور میں قابل افسوس بات یہ ہے کہ جگہ جگہ بیوٹی پارلرز کھل چکے ہیں اور خواتین کی اکثریت ان بیوٹی پارلرز مین جا کر تھریڈنگ (بھنویں بناتی) کرواتی ہیں جو کہ شرعاً ناجائز ہے البتہ اگر بھنوؤں کے بال کچھ بڑھ گئے اور بھدے وبرے معلوم ہوتے ہوں تو از خود یا پھر شوہر کے کہنے پر بھی ترشوا سکتی ہے۔یعنی پھر بھی بالوں کو جڑ سے نہیں اکھیڑ سکتی جیسا کہ دھاگہ و چمٹی سے اکھڑا جاتا ہے۔

جیسے کہ فتاویٰ شامیه ج ٥ ص ٤٦٤ پر ہے کہ

والناصیه الخ ذکره فی الاختیار ایضا وفی المغرب النمص نتف الشعر ومنه المنماص المنقاش ط ولعله محمول علی ما اذا فعلته لتتزین للاجانب والا فلو کان فی وجهها شعر ینفرزوجها عنها بسببه ففی تحریم ازالته بعد لان للنساء مطلوبة للتحسین الا ان یحمل علی مالا ضرورة الیه لما فی نتفته با لمنماص من الایذا و فی تبیین المحارم ازالته بل تحسب ط وفی التاتارخانیه عن المضمرات ولا باس با خذ الحاجبین وشعر وجهه مالم یشبه المخنث ط ومثله فی المجتبی تامل

ترجمہ:۔ اورنامصہ،اس کو اختیار میں بھی ذکر کیا گیا ہے اور مغرب میں ''نمص'' بال اکھیڑنا ہے اور اسی سے منماص ومنقاش (چمٹی نقش ونگار کے آلات) ہے اور ہوسکتا ہے وہ اس پر محمول ہو کہ جب عورت جانبوں (بھنویں اور اسکے اوپر نیچے) کی زینت کیلئے اسے کرے ورنہ تو اگر اس کے چہرے پر بال ہوں جن سے اس کا شوہر نفرت کرے تو اس کے ازالے کی تحریم میں بُعد (دوری) ہے اس لئے کہ زینت عورتوں کی خوبصورتی کے لئے مطلوب ہے مگر جبکہ وہ محمول ہو اس پر کہ جس کی ضرورت نہیں ہے اس لئے بال اکھیڑنے والی چیز سے بال اکھاڑنے میں تکلیف حد سے زیادہ ہے اور تبیین المحارم میں ہے کہ چہرے سے بال دور کرنا حرام ہے مگر جبکہ اگ آئے عورت کی داڑھی مونچھیں تو ان کا زائل کرنا حرام نہیں بلکہ مستحب ہے اور مضمرات سے تاتارخانیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ کچھ برائی نہیں ہے دونوں بھنوؤں کو لینے میں اور اسکے چہرے کے بال لینے میں جیسا کہ مخنث (ہیجڑا) کے مشابہ نہ ہو جائے اور اسکی مانند مجتبی میں ہے تو غور وفکر کر۔

ترشوانا:۔ بعض لوگ فتاویٰ شامی کی عبارت سے تسامح کا شکار ہوئے ہیں اور تھریڈنگ کو جائز جانا جو سراسر مفاہیم فقہ اور تصریحات فقہاء کے منافی ہے اور تسامح کا شکار لفظِ اخذ سے ہوئے ہیں کہ چونکہ عبارت میں اخذ

ہے یعنی بال نوچنا کسی لغت کی کتاب سے ثابت نہیں بلکہ اس کے معنی لینا ہے چنانچہ المنجد ص ٤٩ پر ہے اخذ ،اخذ، لینا اور فیروز اللغات ص ١٠ پر ہے اخذ، اخذاً، لینا، پکڑنا اور مصباح اللغات ص ٢٩ پر ہے اخذا خذاً، لینا پس ثابت ہوا کہ تمام کتب لغات سے اخذ کے معنی لینا اور پکڑنا ہی ثابت ہیں بال نوچنا اور اکھیڑنا ثابت نہیں ہیں پھر لینا کیا ہے تو اس کا معنی جامع اردو فیروز اللغات ص ١١٧٦ پر ہے۔

(١) پکڑنا (٢) گرفت کرنا (٣) حاصل کرنا (۴) اخذ کرنا۔

بال نوچنا اور اکھیڑنا یہاں بھی ثابت نہیں ہیں پس اخذ کے معنی بال نوچنا یا اکھیڑنا سمجھنا بہت دور کی بات ہے اور خلاف قیاس ہے پھر فتاویٰ شامی کی اس عبارت کا ترجمہ صدرالشریعت معتمدِ اعلحضرت الفقہ سیدی وسندی مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے اس سے ہماری تائید ہو جاتی ہے کہ اخذ کے معنی لینا اور تراشنا ہیں نہ کہ نوچنا اور اکھیڑنا۔ چنانچہ بہارِ شریعت سولھویں حصے میں ہے۔

بھنوؤں کے بال اگر بڑے ہو گئے تو ان کو ترشوا سکتے ہیں چہرہ کے بال لینا بھی جائز ہے جس کو خط بنوانا بھی کہتے ہیں۔ سینہ اور پیٹھ کے بال مونڈنا یا کتروانا اچھا نہیں ہاتھ پاؤں پیٹ پر سے بال دور کر سکتے ہیں۔ (رد المختار)

تو جن عورتوں نے بھنویں نوچیں یا نچوائیں یا نچوانے کو کہا اسی طرح شوہر نے اپنی بیوی سے ایسا کہا ایسے لوگ سراسر حکم الٰہیہ و حکم مصطفویہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صریح اور کھلم کھلا مخالفت کے سزاوار ہو چکے ہیں اب ان پر از روئے قرآن پاک وحدیث رسول توبہ اور استغفار لازمی ہے کہ وہ اپنے اس کردہ گناہ کی معافی مانگیں اور رسول اللہ (ﷺ) کا وسیلہ طلب کریں تا کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ سے معافی کے حقدار ہوں بے شک اللہ کریم معاف فرمانے والا اور توبہ قبول فرمانے والا ہے۔

کتبــــــــــہ

سید محمد اکبر الحق رضوی